P-ISSN: 2518-9719
E-ISSN: 2518-9768X

# اِمتزاج

Y کیٹیگری میں منظور شدہ

شمارہ: ۱۸

(جولائی تا دسمبر ۲۰۲۲ء)

مدیرِ اعلیٰ

**پروفیسر ڈاکٹر عظمیٰ فرمان**

شعبہ اردو، جامعہ کراچی

ویب گاہ: www.imtezaaj.uok.edu.pk

برقی ڈاک: imtezaaj@uok.edu.pk

# اِمتزاج

شمارہ:۱۸، جولائی تا دسمبر ۲۰۲۲ء
شعبہ اردو، جامعہ کراچی

**سرپرست**

پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی (شیخ الجامعہ)

**مدیرِ اعلیٰ**

پروفیسر ڈاکٹر عظمیٰ فرمان

**نائب مدیران**

ڈاکٹر تنظیم الفردوس　ڈاکٹر تہمینہ عباس　ڈاکٹر انصار احمد　ڈاکٹر صدف تبسم

**مجلسِ ادارت**

ڈاکٹر صفیہ آفتاب　ڈاکٹر عظمیٰ حسن　ڈاکٹر شمع افروز　ڈاکٹر محمد ساجد خان
ڈاکٹر صدف فاطمہ　ڈاکٹر ذکیہ رانی　ڈاکٹر خالد امین　ڈاکٹر عائشہ ناز

**مجلسِ مشاورت**

**بین الاقوامی**

ڈاکٹر معین الدین جینابڑے (بھارت)
ڈاکٹر علی بیات (ایران)
ڈاکٹر ہینز ورنر ویسلر (سوئیڈن)

**قومی**

ڈاکٹر یوسف خشک (خیر پور)
ڈاکٹر محمد کامران (لاہور)
ڈاکٹر خالد خٹک (کوئٹہ)

قیمت: ۵۰۰ روپے، بیرونِ ملک ۱۵/ امریکی ڈالر کے مساوی (بہ شمول ڈاک خرچ)

# فہرست


| | | | |
|---|---|---|---|
| ❄ | اداریہ | ڈاکٹر عظمیٰ فرمان | ۵ |
| ۱۔ | محمد عمر میمن اور شمس الرحمٰن فاروقی کے غیر مطبوعہ خطوط بہ نام خالدہ حسین | ڈاکٹر بی بی امینہ | ۷ |
| ۲۔ | سچل سرمست کی اردو غزل (سیاسی و ادبی رجحانات) | خالد محمود رانا | ۲۳ |
| ۳۔ | تانیثیت کی درست تفہیم اور منزل کا تعین: چند مسائل | ڈاکٹر زینت افشاں | ۳۹ |
| ۴۔ | چینی ادب کے اردو تراجم: تہذیبی مکالمے کی ایک صورت | ڈاکٹر عابد حسین سیال | ۴۹ |
| ۵۔ | نثار عزیز بٹ کی غیر افسانوی نثر کا فکری و تنقیدی جائزہ | ڈاکٹر عاصمہ رانی / ڈاکٹر وجیہہ خلیل | ۵۶ |
| ۶۔ | خالد اختر کی کردار نگاری میں تہذیب و ثقافت کی پیش کش | ڈاکٹر فرزانہ کوکب | ۶۹ |
| ۷۔ | قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں عصریت | ڈاکٹر کامران عباس کاظمی / ڈاکٹر طاہر نواز | ۸۵ |
| ۸۔ | تعلیمی اداروں کے رسائل کے منتخب اقبال نمبروں میں اقبال شناسی (جشنِ ولادتِ اقبال کے تناظر میں) | ڈاکٹر یاسمین کوثر | ۹۷ |

# اِس شمارے کے مقالہ نگار

## (بترتیبِ حروفِ تہجی)

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | ڈاکٹر بی بی امینہ | لیکچرر، شعبۂ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد |
| ۲۔ | ڈاکٹر زینت افشاں | اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، وفاقی اردو یونیورسٹی، اسلام آباد |
| ۳۔ | ڈاکٹر عابد حسین سیال | ایسوسی ایٹ پروفیسر، صدر شعبۂ پاکستانی زبانیں، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد |
| ۴۔ | ڈاکٹر عاصمہ رانی | اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونی ورسٹی، بہاول پور |
| ۵۔ | ڈاکٹر وجیہہ خلیل | لیکچرر اردو، گورنمنٹ گریجویٹ اردو، گورنمنٹ گریجویٹ کالج آف کامرس، بورے والا |
| ۶۔ | ڈاکٹر فرزانہ کوکب | ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان |
| ۷۔ | ڈاکٹر کامران عباس کاظمی | اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد |
| ۸۔ | ڈاکٹر طاہر نواز | اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی، گلگت بلتستان |
| ۹۔ | خالد محمود رانا | پی ایچ ڈی اسکالر، شعبۂ اردو، جامعہ کراچی، کراچی |
| ۱۰۔ | ڈاکٹر یاسمین کوثر | اسسٹنٹ پروفیسر وصدر اقبال چیئر، شعبۂ اردو، یونیورسٹی آف سیال کوٹ |

# اداریہ

الحمدللہ!

امتزاج کا اٹھارواں شمارہ آن لائن ہونے جارہاہے۔یہ خوش آئند ہے کہ وقت کے ساتھ شعبہ اردو کا یہ مجلّہ اپنے تحقیقی معیار میں اضافے کی طرف گامزن ہے۔ادبی اور تحقیقی رسائل میں معیار عہد حاضر کا ایک بڑا مسئلہ بنتا جارہاہے۔ تحقیق جس کا مادہ "حق" سے نکلا ہے۔ حقائق کی تلاش اور سچ تک پہنچنے کی لگن کا نام ہے۔اور یہ لگن مفقود ہوتی جارہی ہے۔ایک اچھے محقق میں جن اوصاف کی ضرورت ہوتی ہے اس میں سے چند ایک ہی باقی رہ گئے ہیں۔ جس کے سبب سے معیاری تحقیق سامنے نہیں آرہی۔ان میں سب سے اہم مستقل مزاجی اور غیر جانبداری ہیں۔ان کے علاوہ حقائق تک پہنچنے کی لگن، تحقیق سے دلچسپی، مطالعے کی عادت اور اپنے موضوع سے متعلق دیگر چیزوں کا علم بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ تحقیق تو ایک بحر بے کراں ہے جس میں غوطہ لگانے کے بعد آپ کئی سمتوں میں سفر کرتے نظر آتے ہیں۔تب کہیں جاکر منزل کا صحیح تعین کر سکتے ہیں۔

بقول احمد ندیم قاسمی:

میرے نقادوں کو یہ بتاؤ میرا بھٹکنا کھیل نہیں
دائیں بائیں گھوم آتا ہوں سمت کو سیدھا رکھتا ہوں

محقق کو چاہیے کہ وہ موضوع سے انصاف کرنے کے لیے ممکنہ حد تک کوشش کرے۔ عجلت اور تساہل کا شکار ہو کر ٹالنے کی کوشش نہ کرے۔اس طرح اچھی تحقیق بھی سامنے نہیں آتی اور موضوع بھی خراب ہو جاتا ہے۔ جامعات میں جو موضوع ایک مرتبہ منظور کر لیا جائے اس پر دوسرا کام نہیں کیا جاتا۔لیکن اگر محقق ایک بہت اچھے موضوع کو منظور کروا کے اس کا حق ادا نہ کر سکے تو موضوع کے ساتھ زیادتی ہو جاتی ہے۔اور اچھے اچھے موضوعات محققین کی نالائقی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

دوسری اہم بات یہ کہ جامعات کی سطح پر کیے جانے والے مقالہ جات ہوں یا تحقیقی مجلات میں چھپنے والے مضامین، حوالہ جات اور مآخذ کے حوالے سے مختلف رائے اختیار کرتے ہیں کوئی اے۔ایم۔ایس سسٹم استعمال کرتا

ہے تو کوئی اے۔پی۔اے۔اور کوئی شکاگو مینول۔یہ تمام طریقے انگریزی کتابیات کو ترتیب دینے کے لیے بنائے گئے ہیں۔اور ہم انھیں اردو مآخذ کے لیے استعمال کرتے ہیں۔کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اردو کے لیے اس کا اپنا کوئی ایک پیمانہ تیار کریں جو ہماری زبان کی تحقیقی ضروریات کو پورا کر سکے۔اور سب اردو سے تعلق رکھنے والے اس پر متفق ہو جائیں۔جس طرح اردو املا پر ''ادارۂ فروغِ قومی زبان'' نے ایک ورک شاپ منعقد کر کے املا کے اصول باہمی مشاورت سے طے کر لیے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس معاملے پر بھی توجہ دی جائے۔ہر عہد کی کچھ ضروریات ہوتی ہیں جن میں وقت کے ساتھ تبدیلی ناگزیر ہوتی ہے۔اردو زبان کو بھی جدید اصطلاحات، املا اور حوالہ جات کے لیے جدید بنیادوں پر استوار کرنے کی ضرورت ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عظمیٰ فرمان

(مدیرِ اعلیٰ)